اوم

خطبہ

صدر مجلس استقبالیہ

جو

عثمانیہ بلدی جماعت کی پہلی کانفرنس

میں

بتاریخ ۳۱ خورداد ۱۳۴۶ف

بمقام سٹی کالج

پڑھا گیا

پریم جی لال جی

اوم

—

خواتین وحضرات

اس پرم پتا پرماتما کا شکر ہے کہ جسکی کرپا سے مجھے ایسا موقع ملا کہ میں آپ اصحاب کا آج کی کانفرنس میں سواگت کروں۔ جو اپنی نوعیت اور حالات کے اعتبار سے کئی طریقوں سے اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ اپنے شہر کو بلدی اختیارات ملنے کے صرف تین سال بعد ہمیں شہری زندگی کے اہم مسائل پر غور کرنے کے لیے جمع ہونے کا موقع ملا۔ یہ امر مزید فخر کا باعث ہے کہ کانفرنس عالیجناب نواب مہدی یار جنگ بہادر صدر مجلس بلدیہ کی صدارت میں منعقد ہو رہی ہے۔

حضرات۔ سب جانتے ہیں کہ یہ زمانہ مقامی حکومت خود اختیاری کا ہے حیدرآباد نے بھی اس راستہ پر اپنا سفر شروع کر دیا ہے اور اب ہم شہریوں کا فرض ہے کہ شہریت کے آدرش کے مطابق چیزوں کو جانچیں، سیکھیں، سمجھیں، اور عمل کریں اگر پچھلے چند سالوں میں حقوق شہریت میں اضافہ ہوا ہے تو ساتھ ہی ساتھ شہریت کے فرائض کا بھی زیادہ احساس پیدا ہوا ہے۔

اس موقع پر ہماری راجدھانی کے کارپوریشن کی تاریخ پر بھی ایک نظر ڈالنا کچھ بے جا نہ ہوگا۔ ریاست حیدرآباد میں محکمہ صفائی کا قیام صرف بلدہ

تم ہی محدود تھا گو محکمہ صفائی کی بنیاد ۱۸۶۹ء میں پڑی تھی۔ مگر اس نے کوئی خاطر خواہ کام نہیں کیا۔ گذشتہ تیس سال کے دوران میں اس نے کچھ کام کیا لیکن اس میں نمایندگی کا عنصر موجود نہیں تھا بلکہ اس کے میر محلہ گان اور اراکین نامزد کئے جاتے تھے۔

بلدی نظم و نسق کو اس طرح وسعت دینے کے لئے کہ اس میں چناؤ کا عنصر شامل کیا جاسکے ایک قانون کی ضرورت شروع ہی سے محسوس کی جا رہی تھی۔ اور التوا کی ایک طویل مدت کے بعد ۱۹۳۴ء میں قانون بلدیہ نافذ ہوا۔ ہم ہمیشہ اپنے چوکس رہنے والے فیاض حکمران اعلیٰحضرت بندگانعالی کے سپاس گذار ہیں کہ حضرت اقدس و اعلیٰ نے از راہ رعایا نوازی اس مسودہ کی توثیق فرما کر اسے قانون کا درجہ عطا فرمایا۔ حیدرآباد کی تاریخ میں پہلی دفعہ ۱۳۴۲ف میں چناؤ عمل میں آیا۔ اور رائے دہندوں کی ایک بڑی تعداد نے اپنا حق استعمال کیا

قانون بلدیہ نے حیدرآباد کی شہری زندگی میں ایک نیا جز شامل کر دیا اور جو پسندیدہ نتائج اس وقت تک حاصل کئے گئے ہیں ان کو بغور جانچنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شہریوں کو جو کچھ دیا گیا ہے اس کا انہوں نے اپنے کو اچھی طرح مستحق ثابت کر دکھایا۔ نواب زین یار جنگ بہادر نے مختلف حلقوں میں بسنے والوں کی ضروریات کا بر وقت خیال کر کے ان کی ہمدردانہ سیوا کے ذریعہ سب کی ہر دلعزیزی حاصل کر لی ہے۔ نواب صاحب موصوف کی ان صفات نے انھیں ایک آدرش کمشنر بنا دیا ہے۔ ہماری اور ان کی خوش قسمتی سے انہیں عالیجناب نواب

مہدی یار جنگ بہادر جیسا رہبر ملا جن کی نیک طینتی اور شائستگی سے ہم سب واقف ہیں۔

ہمارا شہر دن بدن وسیع ہو رہا ہے اور اس کی آبادی بڑھتی جا رہی ہے جہاں بھدے گھروندے کھڑے ہوئے تھے وہاں اب خوبصورت اور سقا عمارتیں بنتی جا رہی ہیں۔ سڑکیں قابل رشک ہو رہی ہیں۔ شہری آسائشوں میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن ابھی بہت کچھ کام کرنا ہے۔ توقع ہے کہ آپ مجھے اس قدیم اور تاریخی شہر کی ضروریات کی یاد دہانی پر معاف فرمائیں گے۔ ہندوستان کے بڑے شہروں میں ہمارے شہر کو چوتھا درجہ حاصل ہے۔ اس لحاظ سے بھی شہری معاملات میں اس کو مناسب جگہ ملنی چاہیے بمبئی مدراس و کلکتہ کے مقابلہ میں شہری امور میں ہم بہت پیچھے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ بمقابلہ حیدرآباد ان شہروں میں شہریت کے بہاؤ بہت عرصہ پہلے پیدا ہوئے۔ لیکن کیا ان کے تجربوں سے فائدہ اٹھا کر ہم اپنی رفتار کو تیز نہیں کر سکتے اور اگر ان سے آگے نہ بڑھیں تو کم از کم پیچھے بھی نہ رہیں۔ چھوٹی چھوٹی بلدی سبھائیں بھی فرض شناس ہو چکی ہیں۔ ہمیں اس وقت تک دم نہ لینا چاہیے جب تک کہ ہم اس قانون کے تحت اپنے کام کے ہر پہلو میں وسعت نہ پیدا کر دیں۔ ہماری شہری ضروریات میں جبری ابتدائی تعلیم۔ بچوں اور عورتوں کے علاج گھر، کھیل کے میدانوں، تفریحی چمنوں، ورزش گاہوں، دیسی زبانوں کے کتب خانوں کی ترقی اور بیداری کے بہت سارے دوسرے وسائل شامل ہیں۔ اور یہ ہماری

بلدیہ کا فرض ہے کہ یہ ضروریات شہریوں کے لئے فراہم کرے۔ دھولیا جیسے ایک چھوٹے شہر میں بھی عورتوں کے لئے ایک علحدہ باغ موجود ہے بمبئی میں تقریباً ۲۰ چمن اور باغ ہیں۔ بنگلور اپنے دلکش چمنوں کی وجہ سے خاص طور پر مشہور رہے۔ ہمارا فرض ہے کہ انھیں اور کام شروع کردیں۔

بہت سارے کام ایسے ہیں جو کئے جاسکتے ہیں۔ قانون بلدیہ میں کچھ ترمیم عمل میں آئی ہے لیکن اس کے باوجود اس میں اور ترمیمات کی گنجائش ہے بلدیہ کے منتخب شدہ اور نامزد کردہ ارکان کی تعداد میں توازن کا ہونا فوری اور مناسب تنظیم چاہتا ہے۔ حلقے اس وقت جتنے بھی ہیں اس بڑے شہر کے لئے بہت کم ہیں۔ (مدراس میں ۴۰ حلقے ہیں) اس کے علاوہ حلقوں کی تقسیم اس قدر غیر مساوی طور پر کی گئی ہے کہ نمائندگی کے سلسلہ میں ایک حیرت انگیز ناہمواری نظر آتی ہے۔ اور رائے دہندوں کی تعداد کے لحاظ سے حلقوں کی دوبارہ تقسیم ایک فوری ضرورت ہے حیدرآباد ووٹرز اسوسی ایشن کی تقسیم جدید کی تحریک کی میں پوری پوری تائید کرتا ہوں۔ اس سلسلہ میں مجھے اس کام کے ذکر کرنے کی اجازت دیجئے جو عثمانیہ بلدی جماعت اور ووٹرز اسوسی ایشن نے کیا ہے۔ ان دونوں کے قیام کا مقصد رعایا کے شہری حقوق کی حفاظت ہے۔ ان دونوں کے کارکن داراکین نہ صرف ذی اثر اشخاص ہیں بلکہ ان کے دلوں میں پبلک خدمت کا جذبہ بھرا ہوا ہے۔ آپ جانتے

ہیں کہ اس کانفرنس کی بانی اوّل الذکر جماعت ہے۔ شہر کی صحت، ذرائع حفظان صحت، آبرسانی وغیرہ میں اضافہ کرنے اہل شہر میں شہری شعور پیدا کرنے کے لئے اس جماعت نے زحمت اور کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ اس کی عمر صرف دو سال کی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس نے اپنے فرائض قابل ستائش طور پر انجام دئے
میں شہریوں سے ان دونوں اداروں کی سفارش کروں گا اور استدعا کروں گا کہ ان میں شریک ہو کر ان کی قوت میں اضافہ کریں۔ بے پروائی سے کبھی کوئی بڑی چیز حاصل نہیں ہوی۔ اگر مصروفیات میں ایک مستحکم تنظیم پیدا ہو جائے تو اس کی وجہ سے حیدرآباد کم از کم شہری مفہوم میں ہندوستان کا ایک بڑا شہر ہو جائے گا اور یہی ہمارا نصب العین ہونا چاہیے۔

میں اپنے ارکان بلدیہ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ ہم میں سے بعض تجربہ حاصل کرچکے ہیں اور بعض ہونے والے چناؤ میں تجربہ حاصل کریں گے بلدیہ کے ارکان کا کام تخت اور آرام کی زندگی بسر کرنا نہیں ہے۔ بلکہ شہر کے مفاد کے لئے ان تھک اور سخت محنت کرنا ہے۔ اگر بلدیہ کا کوئی رکن نرے علمی امتیاز رکھتا ہو اور عملی کام کچھ بھی نہ کرے تو ہمیں زیادہ آگے نہیں بڑھا سکتا بلدیہ کا رکن وہ شخص ہے جس کی آنکھوں کے سامنے اپنے حلقے کے گڑھے، موری سربستہ گلی اور مضر صحت گھروں کا ایک تفصیلی تصوری نقشہ ہمیشہ رہے۔ متعلقہ حلقہ کے کسی شخص سے بھی چاہے وہ

غریب ہو یا امیر وہ ناواقف نہیں رہتا۔ بلدیہ کے رکن کو سب کے رنج
و راحت سے واقف رہنا چاہیئے مختصر یہ کہ ان تمام افراد کے لئے
جو اس کے حلقہ میں بستے ہیں اسے ایک رہبر اور راحت رساں کی
حیثیت حاصل ہونی چاہیئے اس کا وجود قدیم زمانہ کے پنچ کے
مماثل ہونا چاہیئے۔

حیدرآباد میں سربراہی دودھ کی سائنٹفک طریقہ پر تنظیم کی ضرورت
ہے کچھ عرصہ قبل اس قسم کی ایک اسکیم منظر عام پر آئی تھی لیکن اس کا
ذکر دوبارہ سننے میں نہیں آیا صحت عامہ کا خیال بلدیہ کا اولین فرض
ہے۔ اس لئے کہ اگر لوگوں کے جسم تندرست اور بار وگی نہ ہوں تو
شہری آسائشوں سے کیا حاصل؟ اموات کے اعداد و شمار سے
صاف ظاہر ہوتا ہے کہ شہری صحت کے سلسلہ میں کام کس خصوص میں
کرنا ہے۔ محکمہ پلیگ کی قابل تعریف کوششوں کے باوجود یہ بلا اپنا سالانہ
خونی خراج لے جا رہی ہے۔ ہمیں اپنے شہر کو پلیگ پروف بنانے کی
کوشش کرتی ہے ڈرینج کا رواج۔ تنگ و تاریک اور غلیظ مکانوں
کا انہدام طاعون کو روکنے کے لیئے ضروری ہیں۔ صحت اطفال اور
زچہ خانوں کا قیام ایسے اہم مسائل پر ہر شہری کو فکر کرنی چاہیئے۔
خاصکر جوں جوں جدید تحریک میں اضافہ ہوتا جاتا ہے بچوں کے لیئے
بالک گھر کے قیام کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور بلدیہ کو چاہیے کہ اس ذمہ داری کو
اپنے سر لینے میں اب تاخیر نہ کرے یہ بدقسمتی ہے کہ اس شہر میں جو ریاست

کا صدر مقام ہے اور جہاں تمدن اور تعلیم ایک جگہ مرکز ہو گئی ہے
وہاں شراب اور سیندھی کی دکانیں اس قدر زیادہ تعداد میں پائی
جائیں کہ کسی کے ذوق سلیم کو ایک زبردست ٹھیس لگتی ہے۔ ترک
منشیات پر کسی وعظ کی ضرورت نہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ
ہمارے ارکان بلدیہ اس تباہ کن لعنت کو دور کرنے کی سچے دل سے
کوشش فرمائیں۔ یہ مقصد انجمن ترک مسکرات کی مدد سے جو نواب مرزا
یار جنگ بہادر کی رہنمائی میں نمایاں کام کر رہی ہے۔ حاصل کیا
جا سکتا ہے۔

ایک اور مسئلہ (Vigilence) وجیلنس کا ہے جو اپنی نوعیت کے
لحاظ سے زیادہ اہم ہے۔ Vigilence party وجیلنس پارٹی کے
قیام کے سوا اور کوئی چیز اس صورت حال کو ٹھیک نہیں کر سکتی
شریفوں کے محلوں میں غلط کاریوں کے مراکز کو دبے پاؤں پہنچتے
دیکھ کر مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ بہت زیادہ مناسب ہوگا کہ
ان بدنام کن مکانات کو دوسرے گھروں سے علیحدہ کر کے کم از کم بلدی
حدود کے باہر کر دیا جائے۔

اختتام پر میں عثمانیہ بلدی جماعت کا تہ دل سے شکریہ ادا
کرتا ہوں۔ جس نے پریم سے آپ تمام اصحاب کے سواگت کا
خوش آیند بوجھ میرے کاندھوں پر رکھا۔ اگرچہ اس وقت ہم میں
بہت سے بزرگ ہستیاں موجود ہیں۔ یہ صرف ان کا پریم تھا نہ کہ

میری قابلیت جس نے مجھے اس فرض کے قبول کرنے کی جرات دلائی۔

آخر میں میں مکرر آپ تمام اصحاب کا استقبال کرتا ہوں

پریم جی لال جی

مطبوعہ

اعظم اسٹیم پریس ۱۳۴۲/۱۰۰۰ فون ۸۶۹

اعظم اسٹیم پریس فون ع۵۶۹